وقت کی قدر و قیمت اور اکابر علماء دین کی سیرت کا خوبصورت بیان

وقت کی اہمیت

مصنف:

مفتی محمد قاسم قادری دامت برکاتہم العالیہ

کتاب ''علم اور علماء کی اہمیت'' کا ایک باب

وقت کی اہمیت

مصنف: مفتی محمد قاسم قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

مکتبہ علمی دنیا

نام کتاب: وقت کی اہمیت۔

مصنف: مفتی **محمد** قاسم قادری دامت برکاتھم العالیہ۔

ناشر: مکتبہ علمی دنیا، کراچی۔

اشاعت: بارِ اوّل، ستمبر 2020

تعداد : 1000

ہدیہ :

رسالہ ملنے کا پتہ

یہ رسالہ فروخت کرنے کے اختیارات ٹیم علمی دنیا کی جانب سے مکتبہ حسان، فیضان مدینہ کراچی کے **محمد عادل** بھائی کو دیئے گئے ہیں، دینی مکتبوں کے مالکان اسے ہول سیل ریٹ پر حاصل کرنے کے لیے اس نمبر 03312476512 پر رابطہ کریں۔ نیز یہ رسالہ ہماری ویب سائٹ www.ilmidunya.net سے مفت ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔

مکتبہ علمی دنیا

www.ilmidunya.net

فہرست

حرف آغاز

اللہ کریم کے فضل و احسان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ عنایت سے **"مکتبہ علمی دنیا"** اپنی ایک اور کاوش آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

یہ رسالہ **مفتی محمد قاسم** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہترین کتاب "علم اور علماء کی اہمیت" سے ماخوذ ہے۔ **"مکتبہ علمی دنیا"** درجِ ذیل کام کروانے کے بعد اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

(1) کمپوزنگ کروانے کے بعد جدید انداز میں فارمیشن کی۔

(2) بعض مقامات پر درج حوالہ جات تبدیل کر کے اصل ماخذ کا حوالہ لکھا۔

(3) مزید کچھ مقامات پر حوالہ جات کا اضافہ کیا۔

(4) تخریج کو موجودہ رائج انداز میں صفحے کے نیچے جداگانہ لکھا۔

آپ کی دعاؤں اور نیک تمناؤں کی طلبگار:

ٹیم علمی دنیا

www.ilmidunya.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وقت کی اہمیت

وقت کی اہمیت سے کوئی شخص بھی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ ایک قیمتی متاع ہے اور اس کی ضرورت زندگی کے ہر شعبے میں ہے اور موجودہ دور میں جب کہ ہر شخص افراتفری کا شکار اور جلد سے جلد اپنے کام نمٹانے کے چکر میں ہے؛ ایسی صورت میں وقت کی قدر بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اس وقت زمانہ ایسی روش پر چل رہاہے کہ ہر شخص اپنی جگہ مصروف ہے اور فراغت کا حصول ایک مشکل امر بن چکاہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایسے افراد کی بھی کمی نہیں جن کا وقت دین اور دنیا کے کسی بھی کام میں صرف نہیں ہوتا اور وہ ہر وقت کاہلی اور سستی کا شکار نظر آتے اور وقت کی اہمیت سے لاپرواہ ہیں، ایسے لوگوں کو خود وقت ہی نصیحت کرتاہے؛یعنی یہ لوگ جب زندگی کا ایک بڑا حصہ گزار چکے ہوتے ہیں اور پھر کسی وقت اپنے گزرے ہوئے لمحات کا احتساب کرتے ہیں تو سمجھ آتاہے کہ وہ کیسی اہم اور مفید شے بغیر کسی مقصد کے اپنے ہاتھوں ضائع کر چکے ہیں۔ جبکہ وہ لوگ جنہوں نے اسی وقت کی قدر و قیمت کا خیال کرتے ہوئے اسے بہتر سے بہتر طریقے سے، اعلیٰ سے اعلیٰ مقصد کے لیے صرف کیا ہوتا ہے، وہ خوش ہوتے اور اپنی زندگی پر مطمئن نظر آتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں یقیناً عقلمند آدمی وہی ہے جو اپنے

وقت کو اہمیت دے اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔

وقت کی اہمیت پر فرمانِ مصطفٰی:

وقت کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان مبارک کافی ہے جو حضرت عمرو بن میمون رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ ، شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغُلِكَ ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ'' ترجمہ: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو، اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے اور اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے اور دولت مندی کو غربت سے پہلے اور اپنی فراغت کو اپنی مشغولیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔ [1]

یہ حدیثِ مبارک علم و عمل، عبادت و ریاضت بلکہ دنیا و آخرت کے کثیر امور کو جامع ہے۔ جو شخص اس حدیث کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے کوشش کرے گا تو ضرور کامیابی حاصل کرے گا اور دنیا و آخرت میں پچھتانے سے محفوظ رہے گا۔

بزرگانِ دین اور وقت کی قدر:

بزرگانِ دین وقت کو کس قدر اہمیت دیا کرتے تھے اس کا اندازہ ذیل کے واقعات سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ علامہ شعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے

---

1 ..... شعب الایمان، فصل فیما یقول العاطس۔۔۔ الخ، ج12، ص476، الرقم 9767۔

ایک استاذ صاحب کے پاس آکر اگر کوئی شخص لمبی بات کرتا تو فرماتے جلدی کرو، تم نے ایک زمانہ ضائع کر دیا۔

مزید فرماتے ہیں: جب میں اپنے استاد صاحب سے کوئی کتاب پڑھتا تو بعض اوقات کتاب کا کوئی لفظ درست کرنے کے لیے درمیان میں کچھ وقفہ ہو جاتا، آپ اس وقفے کو بھی ضائع نہ فرماتے اور اس وقفہ میں آہستہ آہستہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جاتے۔[1]

وقت کی اسی قدر شناسی کا نتیجہ تھا کہ ان استاد صاحب نے چالیس سے زائد عظیم الشان تالیفات چھوڑی ہیں اور ہمارے بزرگوں کا یہی وہ طریقہ ہے کہ وقت کی قدر کرنے اور ایک لمحہ ضائع نہ کرنے کی وجہ سے انہوں نے ایسے کارہائے نمایاں سر انجام دیئے ہیں کہ آج انہیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور یہ چیز ان کے ساتھ خاص نہیں بلکہ وقت کی جس نے بھی قدر کی، وقت نے اس کی قدر کی اور ایسے شخص نے کامیابی حاصل کی۔

عظیم ترین مصنف:

امام اہلسنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے ایک ہزار سے زائد کتابیں تصنیف فرمائیں اور فتویٰ نویسی کی ابتداء سوا تیرہ سال کی عمر میں کی اور دن رات میں اڑھائی، تین گھنٹے کے قریب آرام فرماتے۔ بیماری کی

---

1 ..... متاع وقت اور کاروان علم۔

حالت میں بھی کبھی مطالعہ و تصنیف و تحریر کو نہ چھوڑا بلکہ اگر کسی جگہ آب و ہوا کی تبدیلی کے لیے جانا ہوا تو وہاں جانا اگرچہ ڈاکٹروں کے بقول سیر کے لیے ہوتا مگر آپ وہاں بھی اپنی کتابیں لے کر جاتے اور مطالعہ و تصنیف کا سلسلہ وہاں بھی جاری رہتا اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں صحیح اسلامی عقائد موجود ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی توفیق خاص کے ساتھ وقت کی اہمیت جاننے اور اسے صحیح طریقے سے استعمال کرنے کا نتیجہ ہے۔

ایک بزرگ کا خط:

ایک بزرگ اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:

”وَاِنَّ اَجَلَّ تَحصِیْلٍ عِنْدَ الْعُقَلَاءِ بِاِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ هُوَ الْوَقْتُ فَهُوَ غَنِیْمَةٌ تُنْتَهَزُ فِیْهَا الْفُرَصُ فَالتَّكَالِیْفُ كَثِیْرَةٌ وَالْاَوْقَاتُ خَاطِفَةٌ“ ترجمہ: علماء و عقلا سب اس بات پر متفق ہیں کہ انسان کی سب سے اہم پونجی جس کو بچا بچا کر استعمال کرنا چاہیے، وقت ہے۔ لمحاتِ زندگی فراہم کرنے والا وقت در حقیقت بڑی غنیمت ہے اس لیے اس کو بچا بچا کر رکھنا چاہیے کہ انسان کے ذمہ کام بہت ہیں جب کہ وقت اچک کر بہت جلد غائب ہونے والی چیز ہے۔[1]

وقت کی قدر کا ایک عجیب واقعہ:

مشہور ہے کہ کسی شخص نے خلیفہ ہارون رشید کے دربار میں ایک حیرت

---

1 ..... ذیل طبقات حنابلہ، ج1، ص146 تا 149۔

انگیز کرتب دکھانے کی اجازت چاہی تھی۔ اجازت مل گئی تو دربار میں حاضر ہو کر فرش کے درمیان ایک سوئی کھڑی کر دی اور کچھ فاصلے پر کئی سوئیاں ہاتھ میں لے کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے ایک سوئی اٹھائی اور فرش پر کھڑی ہوئی سوئی کا نشانہ لیا، حاضرین کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ یہ دوسری سوئی پہلی سوئی کے ناکے میں داخل ہو کر پار ہو چکی ہے۔ اس طرح اس نے تقریباً دس سوئیاں پھینکیں اور سب کی سب پہلی سوئی کے ناکے سے پار ہو گئیں۔ ہارون رشید نے یہ حیرت انگیز کمال دیکھا تو حکم دیا کہ اس شخص کو دس دینار انعام میں دیئے جائیں اور دس کوڑے لگائے جائیں۔ حاضرین نے اس عجیب و غریب انعام کی وجہ پوچھی تو ہارون رشید نے کہا:

"دس دینار اس شخص کی ذہانت اور نشانے کی سچائی کا انعام ہے اور دس کوڑے اس بات کی سزا ہے کہ اس نے اپنی خداداد صلاحیتیں اور قیمتی وقت ایک ایسے کام میں صرف کیا جس کا دین و دنیا میں کوئی فائدہ نہیں۔"

یہ حقیقت ہے کہ وقت ایک انمول اور بے انتہا قیمتی چیز ہے اور اسے لایعنی کاموں میں گزار دینا سراسر نقصان اور گھاٹے کا سودا ہے۔ وقت تو ایسی چیز ہے کہ جس کا ہم استعمال کر کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام اور بہتر سے بہتر زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ وقت کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص کے پاس قیمتی موتیوں کا ہار یا تھیلی

ہے جس کی قیمت اس قدر زیادہ ہے کہ اگر یہ ان کو بیچ دے تو ساری زندگی عیش اور آرام سے ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ گزار سکتا ہے، اگر یہ شخص ان موتیوں کو کسی گہری کھائی میں پھینک دے تو کوئی شخص ایسے کو عقلمند نہیں کہے گا بلکہ ہر کوئی اسے اعلیٰ درجے کا بے وقوف قرار دے گا اور اس کے اس فعل پر سخت افسوس کرے گا۔ وقت کا معاملہ بھی ایسے ہی ہے کہ یہ ان موتیوں سے بھی زیادہ قیمتی ہے خصوصاً طالب علم کے لیے وقت کی قدر انمول موتیوں سے کم نہیں کہ ان لمحات کو اگر ایک طالبِ علم حصولِ علم میں خرچ کرتا ہے تو اس کا جس قدر عمدہ، بہترین، لذیذ اور شیریں صلہ اس کو کچھ ہی عرصے بعد مل جائے گا وہ کچھ پوشیدہ نہیں اور وہ صلہ ایسا ہے کہ اس کو ضائع کرنا دنیاوی شان و شوکت کو ضائع کرنے سے بڑھ کر ہے۔

آٹھ سو جلدوں پر مشتمل کتاب:

جن حضرات نے وقت کی قدر کی اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بڑے بڑے کام آسان کر دیئے اور ان کے لیے اپنی توفیق کی راہیں کھول دیں اور ان کے ہاتھوں اپنے دین کے بڑے بڑے کام لئے ذیل کے چند واقعات سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن جوزی رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے ابو الوفاء بن عقیل کے بارے میں لکھا ہے کہ اللہ کے اس ایک بندے نے اسی (80) فنون کے بارے میں کتابیں لکھی ہیں اور ان کی ایک کتاب آٹھ سو جلدوں میں ہے اور کہا جاتا ہے کہ دنیا میں لکھی جانے والی کتابوں میں یہ سب سے بڑی کتاب ہے۔[1]

---

1 ..... المنتظم لابن جوزی، ج9، ص92، دار صادر بیروت۔

خود علامہ ابن جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسلامی علوم وفنون میں سے تقریباً ہر علم و فن پر کوئی نہ کوئی تصنیف چھوڑی ہے۔ مشہور ہے کہ ان کے آخری غسل کے واسطے پانی گرم کرنے کے لیے وہ تراشہ کافی ہو گیا تھا جو صرف احادیث لکھتے ہوئے قلم کے تراشنے میں جمع ہو گیا تھا۔[1]

علوم کے ذخیرے:

امام غزالی نے اٹھہتر (78) اصلاحی، علمی اور تحقیقی کتابیں لکھیں جن میں صرف ''یَاقُوْتُ التَّاوِیْل'' چالیس جلدوں میں ہے۔

مشہور فلسفی اور طبیب ''ابن سینا'' کی مختلف تصانیف میں سے ''اَلْحَاصِلُ وَ الْمَحْصُوْلُ'' بیس جلدوں میں ''اَلْاِنْصَاف'' بیس جلدوں میں ''اَلشِّفَاءُ'' اٹھارہ جلدوں میں ''لِسَانُ الْعَرَبُ'' دس جلدوں میں اور یونہی کئی دیگر کتابیں کئی کئی جلدوں میں ہیں۔

لاکھوں صفحات کی تحقیق:

مشہور محدث ابن شاہین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے صرف روشنائی اتنی استعمال کی کہ اس کی قیمت سات سو درہم بنتی تھی۔[2]

امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تالیفات ایک ہزار (1000) کے قریب ہیں۔

---

1 ..... تذکرۃ الحفاظ، ج4، ص344 دار الکتب العلمیہ بیروت۔

2 ..... المنتظم لابن جوزی، ج7، ص183 دار صادر بیروت۔

ابن جریر رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اپنی زندگی میں تین لاکھ اٹھاون ہزار (358000) اوراق لکھے۔

علامہ باقلانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے صرف معتزلہ کے رد میں ستر ہزار (70000) اوراق لکھے۔

نویں صدی کے مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی "فَتۡحُ الۡبَارِیۡ شَرۡحُ صَحِیۡحِ الۡبُخَارِیۡ" چودہ جلدوں میں "تَھۡذِیۡبُ التَّھۡذِیۡب" بارہ جلدوں میں، "اَلۡاِصَابَۃ" نو جلدوں میں "لِسَانُ الۡمِیۡزَانۡ" چار جلدوں میں اور "تَغۡلِیۡقُ التَّغۡلِیۡقۡ" پانچ جلدوں میں ہے۔

تیس ہزار اوراق کی تفسیر:

ایک دن امام ابن جریر رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اپنے شاگردوں سے فرمانے لگے، اگر میں قرآن کی تفسیر لکھوں تو تم پڑھو گے؟ شاگردوں نے کہا: کتنی بڑی تفسیر ہو گی؟ فرمانے لگے: تیس ہزار اوراق پر مشتمل ہو گی۔ شاگرد کہنے لگے: حضرت اتنی لمبی تفسیر پڑھنے کے لیے اتنی لمبی عمر کہاں سے لائیں گے؟ چنانچہ پھر علامہ ابن جریر رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے تین ہزار اوراق پر مشتمل تفسیر لکھی اور سات سال تک اپنے شاگردوں کو املا کراتے رہے، جو تیس جلدوں میں شائع ہوئی۔ [1]

اللہ اکبر! ان بزرگوں کا علمی شوق اور محنت تھی کہ تیس ہزار اوراق میں تفسیر لکھنے کے لیے تیار تھے اور آج حالت یہ ہے کہ لوگ تیس صفحے کا کتابچہ پڑھتے

---

1 ..... تاریخ بغداد، حرف الجیم، ج2، ص539، دار الغرب الاسلامی بیروت۔

ہوئے بھی اکتاتے ہیں حالانکہ اگر روزانہ دینی کتب کے دس صفحات پڑھنے کا بھی التزام کر لیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ ہی عرصہ کے بعد علم کا ایک بہت بڑا ذخیرہ حاصل ہو سکتا ہے۔

حصولِ علم کا جذبہ:

ابن الانباری کا واقعہ ہے کہ خلیفہ راضی کی کسی باندی نے ان سے اپنے کسی خواب کی تعبیر پوچھی، چونکہ یہ اس چیز کا کوئی خاص علم نہیں رکھتے تھے اس لئے اس وقت بہانہ کر کے چلے گئے اور پھر خوابوں کی تعبیر کے متعلق علامہ کرمانی کی پوری کتاب ایک دن میں حفظ کی اور آکر تعبیر بتادی۔[1]

اس طرح کے واقعات کی تفصیل دیکھنی ہے تو مشہور مصنف "زرکلی" کی کتاب "اعلام" میں دیکھی جاسکتی ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے بزرگوں نے کس قدر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور ان کی زندگیاں وقت کی قدر، علم سے محبت، علم میں اشتغال، تصنیف و تالیف، خدمتِ دین میں کس طرح صرف ہوئیں اور یہی وجہ ہے کہ آج ان کے نام ہمارے سامنے آتے ہیں تو ہمارے سر عقیدت سے جھک جاتے ہیں اور ہماری زبان ان کے لئے کلماتِ ثنا کہنا شروع کر دیتی ہے، نیز یہ حقیقت ہے کہ ان کے عظیم کارناموں اور محنتوں کی وجہ سے ہی آج ہمارے لئے دین اتنا آسان ہو چکا ہے۔ ان کے شب و روز کی محنتوں نے ہمیں بے پناہ مشقتوں سے بچالیا، ان کے وقت کی قدر کرنے نے ہمارے لئے دین کے راستے آسان کر

---

1 ..... بغیۃ الوعاۃ للسیوطی، ج1، ص213 المکتبۃ العصریہ لبنان۔

دیئے، ان کی بلند ہمتوں نے ہمارے لئے قرآن و حدیث کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی راہیں ہموار کر دیں اور ان کی ان خدمات کے صلے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو سرخروئی اور سربلندی عطا فرمائی اور دنیا و آخرت میں ان کا نام روشن کر دیا۔

علمی دنیا کا تعارف اور حرفِ شکر:

خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے اور اس کے لیے با معنی اور مفید کوشش کرنے والے کچھ دردمند حضرات نے طلباء و علماء میں تحریر کا شوق ابھارنے، انہیں مفید، اچھی اور معیاری کتابیں لکھنے کی طرف مائل کرنے اور ان کتابوں کو عوام تک پہنچانے کے لیے "علمی دنیا" کے نام سے ایک پلیٹ فارم بنایا ہے جہاں سے منظم انداز میں کتابوں، رسالوں اور مضامین کی تحریر عمل میں لائی جائے گی۔ **ٹیم علمی دنیا** جناب مفتی محمد قاسم قادری دامت برکاتھم العالیہ کی بہت مشکور ہے کہ آپ نے طلباء کے لئے ایک اہم اور مفید تحریر عطا کی اور اسے مسلمانوں کے فائدے کے لیے عام کرنے اجازت دی۔ اللہ کریم مفتی صاحب کو اپنے فضل و کرم کے سائے میں رکھے اور انہیں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمتوں، برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

منجانب: ٹیم علمی دنیا

ماخذومراجع

نام	مصنف	مطبوعہ
شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بیہقی	دار الکتب العلمیہ بیروت
تذکرۃالحفاظ	محمد بن احمد بن عثمان ذہبی	دار الکتب العلمیہ بیروت
تاریخ بغداد	احمد بن علی ابو بکر خطیب بغدادی	دار الغرب الاسلامی بیروت
بغیۃالوعاۃ	جلال الدین عبد الرحمن سیوطی	المکتبۃالعصریہ لبنان
المنتظم	عبد الرحمن بن علی الجوزی	دار صادر بیروت
ذیل طبقات حنابلہ	عبد الرحمن بن احمد بن رجب	مکتبۃالعبیکان

اہم نکات

نمبر	نکتہ	صفحہ نمبر

تحریری مقابلہ

ٹیم علمی دنیا کی جانب سے ایک تحریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا ہے، جس میں

پہلی پوزیشن لینے والے کو دیا جائے گا نقد انعام: 25000 روپے

دوسری پوزیشن پانے والے کو ملے گا نقد انعام: 20000 روپے

تیسری پوزیشن پر آنے والا پائے گا نقد انعام: 15000 روپے

اس مقابلے میں حصہ لینے کے طریقہ کار اور دیگر شرائط و ضوابط کی معلومات

حاصل کرنے کے لئے وزٹ کیجئے ہماری ویب سائٹ:

www.ilmidunya.net